مختصر حالات

حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب رائے پوریؒ

ابو عثمان محمد شعبان بستوی

مدرسہ اسلامیہ سلیمانیہ
عیدگاہ، کاندھلہ، ضلع شاملی [یوپی

خاندانی حالات

حضرت شاہ ملا عبدالعزیز صاحب رائپوریؒ

حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب دامت برکاتہم کے دادا کے برادر محترم حضرت شاہ ملا عبدالعزیز صاحب رائے پوری حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ کے خلیفہ اجل اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ کے پیر بھائی تھے، جب شاہ عبدالرحیم رائپوری کو آپ کے پیرومرشد حضرت میاں جی شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ نے رائپور بھیجا، اسی وقت سے ملاجی حضرت رائپوری کی خدمت اور صحبت میں رہے، اور تقریباً چالیس سال تک سفر وحضر میں ساتھ رہے، سفر حج میں بھی حضرت کی معیت ورفاقت نصیب ہوئی، ملاجی حضرت کے عاشق زار خادم اور حضرت ان پر بے انتہا شفقت ومحبت کا برتاؤ کرتے تھے حضرت ملاجی کی طبیعت نرم، چہرہ نورانی، بے انتہاء، صبر وتحمل اور نماز میں حد درجہ خشوع وخضوع تھا، بہت سی خوبیوں اور کمالات کے حامل تھے، حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ کے حکم سے رام پور، ڈھکراتی، سہس پور مٹووالا، دہرہ دون وغیرہ میں بہت سے مکاتب ومدارس قائم کئے، حضرت کی ڈاک بھی اکثر ملاجی ہی لکھتے تھے، تحریک ریشمی رومال کے سلسلہ میں مالی اعانت کا نظام بھی آپ سے متعلق تھا چندہ اکٹھا کرنا اور مجاہدین کو ارسا

ل کرنا آپ کی ذمہ داری تھی، اس سلسلہ کی خط وکتابت اور دیگر ذمہ داری بھی آپ ہی کے سپرد ہوئی تھی، آپ حضرت رائپوریؒ کے انتہائی معتمد لوگوں میں سے تھے۔

[تذکرہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائپوریؒ]

حضرت شاہ حافظ عبدالرشید صاحب رائپوریؒ

حضرت حافظ عبدالرشید صاحب حضرت ملاجی عبدالعزیز صاحب کے صاحبزادے اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ کے خلیفہ اور خادم خاص تھے، آپ نے دینی، دعوتی، اصلاحی بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں، تقسیم ہند کے بعد مرتد ہونے والے لوگوں پر شب روز محنت کرکے ان کو کلمہ پڑھوا کر دوبارہ اسلام میں داخل کیا اور جن علاقوں میں مساجد ومکاتب کی ضرورت سمجھی وہاں مساجد ومکاتب قائم کیا، تقریباً چوالیس مساجد اور بہت سے مکاتب ومدارس آپ نے قائم کئے، ہریانہ، پنجاب، ہماچل اور دہرہ دون میں آپ اکثر دعوتی وتبلیغی اسفار کیا کرتے تھے، پہاڑوں اور جنگلات میں رہنے والے پسماندہ مسلمانوں کی اصلاح اور ان کے ایمان واسلام کے تحفظ کی فکر اور مسلسل کوشش کرتے تھے، آپ کی اصلاحی کوششوں سے بہت سے لوگ ہدایت اور ایمان واسلام سے بہرہ یاب ہوئے۔

ولادت

آپ کے دادا عبدالکریم صاحب حضرت قطب عالم شاہ عبدالرحیم صاحبؒ سے بیعت وعقیدت کا تعلق رکھتے تھے، حضرت کی صحبت وتربیت کا رنگ آپ پر غالب تھا، تواضع وانکساری، ایثار وقربانی، خدمت خلق کے جذبہ سے متصف تھے، دینی حمیت وغیرت میں ممتاز تھے، اسی جذبے کے سبب اپنے صاحبزادے حضرت حافظ محمد ایوب صاحب (حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب کے والد گرامی) کو قرآن کریم حفظ کرایا، اور خالص دینی تربیت کی، حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے تقویٰ وطہارت، سنجیدگی ومتانت، تواضع وخاکساری، استغناء وتوکل کا چرچا آج بھی دہرہ دون کے لوگوں میں ہے، جہاں آپ نے طویل مدت تک امامت اور تدریسی خدمات انجام دیں ہیں، والدین کی تربیت اور دعاؤں کے ساتھ ان خدا رسیدہ بزرگوں کی طویل صحبت وتربیت سے گھر کا ماحول ایک دینی واسلامی ماحول تھا، رفتار وگفتار نشست وبرخاست، خورد ونوش، معاملات ومعاشرت میں شریعت وسنت اور حسن معاشرت پر نظر تھی، ایسے دینی وعرفانی ماحول میں یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں حضرت مفتی صاحب کی ولادت ہوئی، اور اس اسلامی وروحانی ماحول میں آپ کی نشو ونما ہوئی۔

آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے:

حضرت مفتی عبدالقیوم بن حضرت حافظ محمد ایوب صاحب ابن عبدالکریم

صاحب بن فوجدار خاں بن محمد یار خاں بن محمد رستم خاں بن غلام مرتضیٰ خاں بن محمد مہتاب خاں بن محمد وہاب خاں بن بھیکن خاں بن راؤ بہادر خاں بن غازی خاں بن ہمت خاں بن شیخ چند خاں

تعلیم وتربیت

۱۹۳۷ء میں مدرسہ فیض ہدایت درگلزار رحیمی رائپور میں نورانی قاعدہ سے آپ کی تعلیمی بسم اللہ کا آغاز ہوا، یہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری کے نواسے حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب کا دور نظامت تھا، رائپور کی ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کے والد گرامی جناب حافظ محمد ایوب صاحب نیا نگر دہرہ دون کی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے، حضرت مفتی صاحب کو اپنے ساتھ دہرہ دون لے گئے، یہاں حضرت مفتی صاحب نے والد محترم سے قرآن کریم ناظرہ اور کچھ پارے حفظ کئے، اس کے بعد آپ کو مدرسہ حفظ القرآن نوگانوہ میں داخل کردیا۔ یہاں آپ نے حافظ نورالحسن صاحب سے قرآن پاک حفظ مکمل کیا۔

حفظ کی تکمیل کے بعد جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ میں تین سال تک عالمیت کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا محمد اصغر صاحب اور حضرت مولانا محمد حنیف صاحب

وغیرہ اساتذہ کرام سے پڑھ کر مدرسہ سبحانیہ دہلی میں داخلہ لیا، اور تین سال تک مختلف اساتذۂ کرام سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں یہاں آپ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری کے خادم خاص حضرت مولانا عبدالمنان صاحب کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب کی نگرانی اور تربیت میں رہے۔ خانقاہ رائپور سے تعلق کی بنیاد ہی مدرسہ سبحانیہ میں داخلہ کا سبب بنی، آپ کے والد گرامی جناب حافظ محمد ایوب صاحب کو حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب کی تعلیم وتربیت پر کافی اعتماد تھا، اسی لئے حضرت مفتی صاحب کو ان کی نگرانی وتربیت میں دیا تھا۔

پھر عالم اسلام کی مشہور ترین درسگاہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا، جہاں علوم وفنون کے ماہرین، رشد وہدایت کے کاملین، شریعت وسنت کے حاملین اساتذۂ کرام سے تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علوم وفنون کی کتابیں پڑھ کر ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۹۵۶ء میں دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی، آپ نے بخاری شریف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے اور مسلم شریف حضرت مولانا منظور احمد صاحبؒ سے، ابوداؤد اور طحاوی شریف حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ صاحبؒ سے، ترمذی مع شمائل حضرت مولانا امیر احمد صاحب کاندھلویؒ سے پڑھی، آپ کے رفقاء درس میں حضرت مولانا احمد اللہ خاں صاحب بجنوری نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، اور حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب گجراتی مدیر ماہنامہ فاران لندن، اور حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب بستوی وغیرہ تھے، آپ کی جماعت میں دورہ حدیث میں کل سینتالیس طلبہ تھے،

جن میں آپ نے اول نمبرات سے کامیابی حاصل کی، آپ کی اس کامیابی پر بطور انعام درر فرائد، تفسیر مدارک، الکوکب الدری مکمل، مقدمہ اوجز، اور دس روپیہ نقد مدرسہ کی طرف سے دیا گیا۔[تاریخ مظاہر علوم]

دورہ حدیث سے فراغت کے بعد آپ نے شعبہ افتاء میں داخلہ لیا، اور حضرت مولانا مفتی سعید احمد اجراڑویؒ کی صحبت ونگرانی میں افتاء کی تعلیم مکمل کی، اور مظاہر علوم کی علمی روحانی فضا سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اکابر علماء سے خوب اکتساب فیض کیا، آپ کو تواضع وانکساری، سنجیدگی ومتانت آباواجداد سے ورثہ میں ملی تھی، اس پر مزید اکابر اہل اللہ کی صحبت وتربیت نے دن بدن نکھار ہی پیدا کیا، آپ اساتذہ کی نگاہوں میں محبوب ومقبول تھے، آپ کی ظاہری وباطنی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ دوران درس آپ کو حضرت رائپوری کہہ کر پکارتے تھے، اس وقت کسے خبر تھی کہ یہ نوخیز آگے چل کر حضرت رائپوری کی مسند کو رونق بخشے گا، اوران کے لگائے ہوئے گلشن رشد وہدایت کی آبیاری کرے گا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کی قدر کرتے ہیں، آخر دنیا نے کھلی آنکھوں دیکھا کہ حضرت رائپوری کی نسبت حضرت مفتی صاحب کی طرف منتقل ہوگئی اور خلق کثیر آپ سے استفادہ کر رہی ہے۔

درس وتدریس

مظاہر علوم سہارنپور سے فراغت کے بعد حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ایماء وحکم پر مدرسہ خادم العلوم باغوں والی میں یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں ۳۵؍روپیہ ماہانہ حق الخدمت پر آپ کا تقرر ہوا، اس زمانہ شباب میں آپ نے کامل احتیاط، پاکدامنی، اور مکمل خلوص وللّٰہیت کے ساتھ دینی تدریسی اور تربیتی کام کا آغاز کیا، اور تھوڑے ہی دنوں میں طلبہ واساتذہ اور ذمہ داران مدرسہ کو حسن کارکردگی کی بنا پر اپنا گرویدہ بنالیا۔ ذمہ داران مدرسہ کو آپ پر بھرپور اعتماد ہوگیا یہاں آپ نے قدوری، نورالایضاح، کنز الدقائق، شرح وقایہ، علم الصیغہ، کافیہ وغیرہ کتابیں پڑھائیں۔

آپ چونکہ مظاہر علوم کے لائق وفائق اور ممتاز وصالح فضلاء میں سے تھے، مظاہر علوم کے اکابر اساتذہ اور ذمہ داران خصوصاً حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر میں آپ کی بڑی قدر وقیمت واہمیت تھی، اور ہرادارہ کے ذمہ داران اپنے ممتاز فضلاء کی صلاحیتوں کو استعمال کرکے ان میں نکھار پیدا کرنے اور کام میں لانے کی سعی کرتے ہیں۔

یکم رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں پچاس روپیہ ماہانہ مشاہرہ پر ناقل فتاویٰ کی حیثیت سے مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں آپ کا تقرر ہوا، پھر ترقی کر کے مفتی اور مظاہر علوم کے مایہ ناز استاد کی حیثیت سے فقہ وفتاویٰ اور تفسیر وغیرہ کی اہم کتابوں کا درس دیا، اور تقریباً ۲۲؍سال تک مظاہر علوم میں دینی، علمی دعوتی خدمات انجام دیتے

رہے، اور طالبان علوم نبوت کو سیراب کرتے رہے، ۲۸ رشعبان ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹ رمئی ۱۹۸۵ء کو آپ مظاہر علوم سے مستعفی ہو کر خانقاہ رائے پور تشریف لے آئے، ۱۹۷۶ء ہی سے مدرسہ مظاہر علوم میں استاد ہونے کے ساتھ آپ مدرسہ گلزار رحیمی رائپور کی بھی سرپرستی فرمارہے تھے، مظاہر علوم سے مستعفی ہونے کے بعد آپ نے خانقاہ اور مدرسہ کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا، آپ کی نگرانی اور تولیت میں بہت کام ہوا، اطراف اور ملک وبیرون ملک پھیلے ہوئے تلامذہ اور اہل تعلق اپنے اپنے مدارس ومکاتب اور دینی مراکز سے متعلق حضرت سے مشورے کرتے رہتے تھے، اور حضرت پوری بیدار مغزی وتیقظ کے ساتھ نہایت صائب اور مناسب مشوروں سے نوازتے تھے، اس طرح نہ جانے کتنے مدارس اور دینی مراکز کی رہنمائی اور سرپرستی کرتے رہے۔

بیعت وسلوک

جہاں آپ کے دادا عبدالکریم اور چچا دادا ملا عبدالعزیز صاحب کا بیعت وعقیدت کا تعلق حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا، وہیں آپ کے والد گرامی حافظ محمد ایوب صاحب کا اور آپ کے چچا حافظ عبدالرشید صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کے دست حق پرست پر بیعت تھے، آپ کے چچا حضرت حافظ عبدالرشید حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری کے خادم خاص اور مجاز بیعت تھے، آپ کا خاندان خانقاہ رائے پور سے ابتدا سے اب تک وابستہ

ہے، اور اس سے بھرپور استفادہ کر کے سنت وشریعت کی راہ پر گامزن ہے۔

آپ کی نشو ونما، تعلیم وتربیت اپنے زمانہ کے اساطین امت کی نگرانی اور سرپرستی میں ہوئی جو سلوک ومعرفت کے آفتاب وماہتاب تھے، جن میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری، ملا عبدالعزیز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ صاحب رامپوریؒ وغیرہ اکابرین امت خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، آپ عنفوان شباب ہی میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری کے دست حق پرست پر بیعت ہوگئے تھے، مدرسہ خادم العلوم باغوں والی کے زمانہ تدریس میں آپ نے حضرت پیر ومرشد کے ساتھ منصوری میں رمضان المبارک گزارا، اور تراویح میں قرآن کریم سنایا، سامعین میں شیخ ومرشد کے ساتھ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین امت کی صحبت ومعیت کا شرف حاصل رہا، آپ پر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری کی مکمل توجہات وعنایات رہی ہیں، آپ پر کامل اعتماد کر کے اجازت وخلافت سے بھی نوازا، حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب کاندھلوی مدظلہ خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ ”ہمارے حضرت کے یہاں اجازت کا تحریری اہتمام نہیں تھا، بلکہ جس پر اعتماد ہوتا، اس سے کہہ دیتے کہ بھائی توبہ کرادیا کرو، یہی ہمارے حضرت کی طرف سے اجازت ہوتی تھی“ آپ کے چچا جناب حافظ عبدالرشید صاحب نے بھی آپ کو اجازت مرحمت فرمائی،

آپ کے ہاتھ پر خلق کثیر نے توبہ کی، آپ کے مریدین ومتوسلین کی ایک بڑی تعداد ہے۔

نکاح واولاد

حضرت مفتی صاحب کا نکاح گڑھ سلیم پور کے حاجی صدیق احمد کی صاحبزادی سے ہوا، آپ کی اہلیہ محترمہ نہایت شریف الطبع سنت وشریعت کی پابند تھیں، حضرت کی زوجیت میں رہ کر اطاعت شعاری، خدمت گزاری، اور حقوق کی ادائیگی میں شریعت مطہرہ کی مکمل پاسداری کی آپ کے بطن سے اللہ نے تین پاکباز بچیاں عطافرمائیں، ان تینوں کی شادی حضرت حافظ عبدالرشید صاحب کے بڑے صاحبزادے، جناب حافظ محمد سعید صاحب کے تین لڑکوں سے ہوئی، منشی عتیق احمد صاحب، ڈاکٹر شفیق احمد صاحب بھائی لئیق احمد صاحب تینوں حضرت کے نیک وصالح داماد ہیں، دینی، دعوتی، قومی وملی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں، منشی عتیق احمد اس وقت خانقاہ اور مدرسہ کے ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں، اور ظاہری وباطنی ترقی کے لئے کوشاں ہیں، مولائے کریم نظر بد سے محفوظ رکھے اور دینی، دعوتی، قومی وملی خدمت کے لئے انہیں اور ان کی نسلوں کو قبول فرمائے۔

مظاہر علوم سے رخصت ہونے کے بعد سے آخری لمحات تک خانقاہ گلزار رحیمی رائپور میں قیام پذیر رہے۔

طویل علالت کی حالت میں ۲۶ر جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۳ر فروری ۲۰۱۸ء بروز منگل تقریباً سواچھ بجے صبح داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین سے ایصال ثواب اور رفع درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

ابوعثمان محمد شعبان بستوی

مدرسہ اسلامیہ سلیمانیہ

عیدگاہ، کاندھلہ، ضلع شاملی [یوپی]